

وزیر اعظم کا دور امریکا، ٹیرف رعایت کیلئے حکومت تاحال فیصلہ نہ کر سکی

اسلام آباد (خالد مصطفیٰ) وزیر اعظم کا دورہ امریکا ٹیرف رعایت کیلئے حکومت تاحال فیصلہ نہیں کر سکی ہے کیوں کہ صدر ٹرمپ چین، ترکی، میکسیکو اور کینیڈا کو دی جانے والی ٹیرف رعایتیں ختم کر چکے ہیں اور بھارت کو بھی جی ایس پی اسکیم سے باہر کیا جا چکا ہے۔ وزیر اعظم کے دورہ امریکا کے موقع پر پاکستان محدود آزاد تجارتی معاہدے کی کوشش کریگا۔ یورپی یونین سے حاصل کی گئی رعایت کی طرح پاکستان، امریکا سے بھی ٹیکسٹائل مصنوعات پر خصوصی رعایت کا خواہاں ہے۔ جس کے بدلے میں پاکستان، امریکی فوج کے افغانستان سے محفوظ انخلاء کو یقینی بنانے کی پیشکش کریگا۔ اس کے علاوہ پاکستان، امریکا کو اس کی زرعی مصنوعات پر رعایت کی پیش کش بھی کر سکتا ہے۔ جب کہ امریکا سے دو طرفہ سرمایہ کاری معاہدے کے لیے شرائط میں نرمی کی درخواست بھی کی جائیگی۔ تفصیلات کے مطابق، پی ٹی آئی حکومت اب تک یہ فیصلہ نہیں کر سکی ہے کہ وہ وزیر اعظم عمران خان کے پہلے دورہ امریکا کے موقع پر امریکی حکام سے ٹیرف میں رعایت لے یا نہیں کیوں کہ انہیں خوف ہے کہ یہ بے سود ثابت ہو سکتا ہے کیوں کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ ناقابل اعتبار ہیں۔ سینئر عہدیدار نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر دی نیوز کو بتایا ہے کہ وزیر اعظم عمران خان آج (19 جولائی) کو امریکا کے دورے پر روانہ ہوں گے۔ اہم بات یہ ہے

کہ امریکا بھی دفاعی موڈ میں ہے۔ عہدیدار کا کہنا تھا کہ ٹرمپ انتظامیہ کے زیر اثر امریکا، افغانستان سے اپنے فوجی دستوں کا محفوظ انخلاء چاہتا ہے اور اس کے لیے وہ سخت آئی ایم ایف پروگرام اور ایف اے ٹی ایف کو حربے کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ ایف اے ٹی ایف پہلے ہی پاکستان سے کہہ چکا ہے کہ وہ اینٹی منی لائڈنگ اور دہشت گردوں کی مالی معاونت سے متعلق ان کی باقی ماندہ شرائط کو اکتوبر تک پورا کرے۔ اگر پاکستان ایف اے ٹی ایف کو مطمئن کرنے میں ناکام ہوا تو اسے بلیک لسٹ کر دیا جائے گا۔ جب کہ آئی ایم ایف اپنی حالیہ رپورٹ میں کہہ چکا ہے کہ آئی ایم ایف پروگرام جاری رہنے کا دورہ مدار ایف اے ٹی ایف کی شرائط پوری کرنے پر ہے۔ تاہم، عہدیدار کا کہنا تھا کہ پاکستان، امریکی فوجی دستوں کا افغانستان سے محفوظ انخلاء میں کردار ادا کرنے کو استعمال کرتے ہوئے مزید تجارتی رعایتیں حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ پاکستان پہلے ہی حافظ سعید کو گرفتار کر چکا ہے اور آرمی چیف قمر جاوید باجوہ نے بھی ملک بھر کے مدارس چلانے والے علما سے ملاقات کی ہے، جیسا کہ امریکا کا مطالبہ تھا تاکہ وزیر اعظم کے دورہ امریکا کو کامیاب بنایا جاسکے۔ اہم بات یہ ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ کے اقتدار سنبھالتے ہی امریکا کی چین کے ساتھ تجارتی محاذ آرائی جاری ہے۔ بنیادی طور پر امریکی صدر ٹیرف رعایتوں پر بہت زیادہ حساس ہیں۔ امریکا اب تک ترکی، میکسیکو اور کینیڈا کی ٹیرف رعایتیں کم کر چکا ہے تاکہ امریکی صنعت کو ترقی دے اور امریکیوں کے لیے زیادہ سے زیادہ روزگار یقینی بنایا جاسکے۔ امریکا نے بھارت کو بھی ٹیرف رعایتوں سے نکال دیا ہے جو کہ جنوبی ایشیا میں امریکا کا اہم شراکت دار ہے۔ امریکی صدر کے غیر یقینی ریکارڈ کو مد نظر رکھتے ہوئے وزارت کامرس کے حکام بھی کسی فیصلے پر نہیں پہنچ سکے ہیں کہ پاکستان تجارتی رعایتیں طلب کرے یا نہیں جو کہ پاکستان کی معیشت کے لیے بہت اہم ہے۔ عہدیدار کا کہنا تھا کہ پاکستان کو جی ایس پی کے تحت غیر روایتی ایشیا پر رعایت حاصل ہے۔ تاہم، امریکا نے بھارت کو جی ایس پی اسکیم سے باہر کر دیا ہے۔ عہدیدار کا کہنا تھا کہ جی ایس پی سہولیات کے تحت امریکا، پاکستان کی ٹیکسٹائل مصنوعات پر کسی قسم کی ٹیرف رعایت میں توسیع نہیں کرے گا لیکن ہم دوسرے طریقہ کار کے تحت رعایت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر صدر ٹرمپ پاکستان کے ٹیکسٹائل شعبے کو رعایت دینے کو تیار ہوتے ہیں تو یہ جی ایس پی کے تحت ممکن نہیں ہے کیوں کہ ایسی صورت حال میں امریکا کو جی ایس پی اسکیم میں ترمیم کرنا ہوگی اور ڈبلیو ٹی او بھی فوری رد عمل دے گا کیوں کہ جی ایس پی اسکیم کے تحت معاہدے میں تبدیلی کی اجازت نہیں ہے۔ فی الحال امریکا ترقی پذیر ممالک کے لیے 3500 ٹیرف لائنز میں اور کم ترقی یافتہ

ممالک (ایل ڈی سیز) کے لیے 1500 ٹیرف لائسنز میں رعایتوں میں توسیع کر رہا ہے۔ جی ایس پی کے تحت امریکا 3500 ٹیرف لائسنز پر رعایت میں توسیع کر رہا ہے لیکن ٹیکسٹائل مصنوعات پر کوئی رعایت نہیں دے رہا۔ تاہم، ایل ڈی سیز کو 1500 ٹیرف لائسنز پر جو رعایت دی جا رہی ہے، اس میں ٹیکسٹائل مصنوعات شامل ہیں، لہذا جی ایس پی کے تحت پاکستان کے لیے رعایت کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس لیے پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ٹیکسٹائل مصنوعات پر خصوصی انتظامات کے تحت رعایت حاصل کرے گا، جیسا کہ یورپی یونین نے 2010 کے سیلاب کے بعد پاکستان کو دی تھی۔ عہدیدار کا کہنا تھا کہ ہم امریکا کے تجارتی نمائندگان (یو ایس ٹی آر) سے کہیں گے کہ وہ اے ٹی پی طرز کی تجارتی رعایت پاکستان کو دے کیوں اس طرح امریکا، ڈبلیو ٹی او سے چھوٹ حاصل کر سکتا ہے۔ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ پاکستان، امریکی حکام کے سامنے محدود آزاد تجارتی معاہدہ (ایف ٹی اے) کی بات کرے، جس میں پاکستان کی ٹیکسٹائل مصنوعات پر زیادہ سے زیادہ رعایت حاصل کر سکے اور بدلے میں پاکستان امریکا کی زرعی مصنوعات پر اسی طرح کی رعایت کی پیش کش کرے۔ اگر امریکا پاکستان کے ساتھ محدود ایف ٹی اے کرتا ہے تو پاکستان 21 واں ملک ہوگا، جس کے ساتھ ایف ٹی اے کیا گیا ہوگا۔ فی الحال امریکا نے جن 20 ممالک سے آزاد تجارتی معاہدے کر رکھے ہیں ان میں پیرو، جنوبی کوریا، میکسیکو، مراکش، اومان، بحرین اور اردن شامل ہیں۔ عہدیدار کا کہنا تھا کہ پاکستان اور امریکا کے درمیان تجارتی حجم 15 اعشاریہ 5 ارب ڈالرز ہے اور اس میں اضافے کی ضرورت ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق، 2017 میں پاکستان کی برآمدات 13 اعشاریہ 57 ارب ڈالرز تھی۔ جس میں تجارتی سرپلس 76 کروڑ 50 لاکھ ڈالرز تھا۔ گزشتہ برس امریکا سے برآمدات کرنے والے پانچ سرفہرست ممالک میں چین (505 ارب ڈالرز)، میکسیکو (314 ارب ڈالرز)، کینیڈا (300 ارب ڈالرز)، جاپان (136 ارب ڈالرز) اور جرمنی (118 ارب ڈالرز) ہے۔ اس فہرست میں پاکستان کا 59 واں نمبر ہے۔ امریکا سے پاکستان کی اہم درآمدات میں مشینری، الیکٹریکل آلات، سویا بین، ملک پاؤڈر، مکئی، مٹر، کپاس، لوہا اور اسٹیل، ریل انجن، کیمیکلز اور فارماسیوٹیکلز شامل ہیں۔ 2012 سے ویتنام اور بھارت نے امریکی ٹیکسٹائل مارکیٹ میں اپنے شیئرز میں اضافہ کیا ہے، جب کہ چین کے شیئرز میں کمی واقع ہوئی ہے۔ امریکا نے اپنے درآمدات کی نگرانی ریگولیٹری طریقہ کار کی وضاحت کی ہے۔ جولائی، 2018 تک امریکا کا مطابقتی ٹیرف شیڈول (ایچ ٹی ایس) 105168 ٹیرف لائسنز تھا۔ ان میں سے 136 اعشاریہ 8 فیصد ڈیوٹی فری ٹیرف لائسنز تھیں۔ 1 اعشاریہ 9 فیصد ٹیرف کوٹے سے متعلق تھی۔ جب کہ قابل ڈیوٹی ٹیرف لائسنز کی اوسط شرح 7 اعشاریہ 6 فیصد تھی۔ امریکا کے 42 ممالک سے دوطرفہ سرمایہ کاری معاہدے ہیں، جب کہ 52 ممالک سے تجارت اور سرمایہ کاری فریم ورک معاہدے (ٹیفٹا) ہیں۔ مشرف کے دور میں اس وقت کے امریکی صدر جو نیزہ جارچ بش کے دورہ پاکستان کے موقع پر امریکا نے پاکستان کے ساتھ ٹیفٹا معاہدے کا اعلان کیا تھا۔ جس کے بعد اگلا مرحلہ کے لیے دو طرفہ سرمایہ کاری معاہدے (بی آئی ٹی) کی تجویز تھی۔ لیکن اس میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی، جس کی وجہ امریکی حکام کی جانب سے ناقابل قبول شرائط تھیں۔ عہدیدار کا کہنا تھا کہ پاکستان، امریکی انتظامیہ سے کہہ سکتا ہے کہ وہ بی آئی ٹی کے لیے اپنی شرائط میں نرمی لائے۔ عہدیدار کا کہنا تھا کہ امریکا، پاکستان میں اپنی مصنوعات کی دانشورانہ ملکیت کے حقوق (آئی پی آرز) کی خلاف ورزی سے متعلق بہت حساس ہے، اس لیے یہ معاملہ اٹھاسکتا ہے گو کہ پاکستان اس مسئلے سے جان چھڑا چکا ہے۔